شاہ بلیغ الدین صاحب

احترامِ آدمیّت

حضرت صُہیب رومیؓ

کوہِ صفا کے دامن میں دو آدمی کھڑے تھے۔ دونوں ایک دوسرے کی نظر بچا کر ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ مشتبہ نظروں سے ہر نظر ایک سوالیہ نشان تھی کہ تم یہاں کہاں اور کیسے؟ دونوں کی منزل ایک ہی تھی۔ لیکن دونوں ایک دوسرے سے خائف تھے۔ بڑا بُرا وقت گذر رہا تھا۔ دونوں اس انتظار میں تھے کہ ایک وہاں سے ٹلے تو دوسرا اپنی منزل کی طرف آگے بڑھے۔ لیکن دونوں میں سے کوئی بھی وہاں سے ٹلنے کا نام نہ لیتا تھا۔ نظریں بچا بچا کر اس طرف دیکھ رہے تھے جو منزل مقصود تھی۔ اور دل ہی دل میں ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہہ رہے تھے۔ آخر یہ انتظار کتنا لمبا کھنچتا طبقات اور اصابہ کی روایت ہے کہ ان میں سے ایک سے رہا نہ گیا۔ اس نے دوسرے سے پوچھا۔ تم یہاں کیوں آئے ہو؟ دونوں کی نظریں ایک ساتھ دارِ ارقم کی طرف اٹھیں جس میں ان دنوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رہا کرتے تھے۔ اسی آستانہ مبارک میں حاضری دینے کے لئے دونوں آئے تھے۔ احتیاطاً تو دیکھئے کہ اب بھی دونوں نے ایک دوسرے کو اپنے دل کا بھید نہ بتایا۔ بات اصل میں یہ تھی کہ اس زمانے میں مسلمان ہونا موت سے جنگ کرنا تھا۔ کافر ہمیشہ ٹوہ میں لگے رہتے تھے۔ نت نئے ظلم توڑتے تھے۔ اس لئے یہ رازداری تھی۔ خیر ایک نے پوچھ لیا۔ تو دوسرے نے کہا کہ ——— میں یہاں کیوں آیا ہوں تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو۔ پہلے تو یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیوں آئے ہو؟ دونوں ہی غلام تھے۔ اس لئے اور بھی زیادہ محتاط تھے۔ پہلے نے سوچا جو ہو سو ہو۔ انتظار کی اس کشمکش سے تو نجات پانا چاہئے اس لئے بولا۔

جناب! میں تو اس لئے آیا ہوں کہ دارِ ارقم میں جاؤں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنوں! یہ عمار بن یاسر تھے۔ ایمان اور اسلام کے لئے بڑی مصیبتیں انہوں نے اٹھائیں۔ یہ الفاظ حضرت عمارؓ کی زبان سے نکل رہے تھے۔ اور دوسرا ایک ایک لفظ پر دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا۔ عمارؓ کی بات ختم ہوئی تو وہ جھٹ سے بول پڑا ——— خوشا اے دوست! میں بھی اسی ارادے سے آیا ہوں! ——— یہ صہیب رومی تھے پھر دونوں مسافر راہِ محبّت مل کر اندر گئے اور ساتھ ہی ایمان لے آئے۔

اسد الغابہ میں حضرت یحییٰ بن معین کی روایت ہے کہ حضرت عمارؓ کہتے تھے ـــ جب ہم لوگ ایمان لے آئے تو اس وقت صدیق اکبرؓ، دو عورتیں اور پانچ غلام ایمان لا چکے تھے یعنی ان دونوں کا ذکر اس روایت میں نہیں ہے۔ حضرت مجاہد کا کہنا ہے پہلے سات مسلمانوں میں صہیب اور عمارؓ شامل ہیں۔ یہ بات ذہن میں رکھنے کی ہے کہ حضرت خدیجہؓ سب سے پہلے ایمان لائیں اور اسی دن ہی [illegible] بھی ایمان لے آئیں۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روم کے رہنے والے تھے اس معنی میں کہ بچپن ہی میں پکڑ کر غلام بنا لئے گئے ورنہ ان کے بزرگ تو اُبلّہ کے حاکم تھے۔ ایک موقع پر حضور رسالت مآب نے ارشاد فرمایا کہ ـــ صہیب روم کا پہلا پھل ہے۔ آپ پہلے رومی تھے جو مسلمان ہوئے تو یہ عالم تھا کہ آزمائشوں میں گھر گئے اور جب سات آٹھ سال کی مسلسل آزمائشوں کے بعد ان سے نجات کا موقع آیا تو اور بھی بڑی آزمائش میں گھر گئے۔

ہجرت کا حکم آیا۔ ایک ایک دو دو کر کے مسلمان یثرب جا چکے تھے۔ حضرت صہیب انتظار میں رہے۔ خیال تھا حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ ہجرت کریں گے۔ اس وقت تک حضورؐ نے ہجرت نہ کی تھی۔ پھر معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی چلے گئے۔ اب حضرت صہیب نے بھی تیاری کی اور چل پڑے۔ مکہ سے ذرا ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ کافروں نے گھیر لیا۔

ابو عثمان نہدی کہتے ہیں حضرت صہیبؓ اپنے ساتھ ساری جمع پونجی اور کچھ سامان لئے جا رہے تھے۔ کافروں نے انہیں راستے میں روک لیا اور کہا ـــ اچھا اب تم بھی چلے! حضرت صہیبؓ نے جواب دیا ہاں! انہوں نے کہا ـــ یہ سامان کہاں سے لئے جا رہے ہو ـــ یہاں ہی غلام ہو کر آئے ـــ اپنی اوقات بھول گئے۔ مطلب یہ تھا کہ صہیب مکے میں غلام بن کے آئے تھے۔ ان کی ذاتی حیثیت کچھ نہ تھی۔ جب ان کے مالک نے آزاد کر دیا تو انہوں نے محنت کر کے اپنی تجارت کو خوب بڑھایا اور خوب روپیہ کمایا۔ یہی نقد اور جنس اب وہ ساتھ لئے جا رہے تھے۔ کافروں نے کہا ـــ لات و عزیٰ کی قسم یہ نہ ہوگا۔ یہ سن کر حضرت صہیبؓ بھی سواری سے اتر پڑے۔ کندھے سے کمان لٹکائے تھے، ترکش سے تیر نکالا ـــ چلے میں جوڑا، چلا کر بولے ـــ خبردار! جو تم میں سے کوئی آگے بڑھا۔ تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے اچھا تیر انداز ہوں۔ تم آگے بڑھے نہیں اور میں نے تمہیں نشانہ بنایا۔ جب تک میرے ترکش میں ایک بھی تیر ہے میں دیکھوں تم میں کون بہادر ہے جو میرا سامان چھین سکتا ہے۔ اس کے بعد بھی دیکھو میرے پاس تلوار بھی ہے۔ جب تیر ختم ہو جائیں گے تو میں تلوار سنبھال لوں گا۔

کافروں میں آگے بڑھنے کی ہمت تو نہ رہی لیکن وہ مال چھوڑنے کو بھی تیار نہ تھے۔ سوال یہ تھا کہ جھگڑا

ملنے کا کیسے ہو؟ بڑی رد و کد کے بعد طے پایا کہ ہجرت منظور ہے تو مال سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ خدا اور رسول کی محبت کا وزن بہت زیادہ تھا۔ آخر حضرت صہیب نے سب کچھ چھوڑ دیا اور جسم کے کپڑوں سے یثرب کی طرف چلے۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں قبا میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضرت کلثوم بن ہدم کے مکان میں قیام تھا۔

وہاں پہنچے تو حضرت صہیبؓ نے اپنی سرگزشت سنائی کہ تمام مال و دولت دے کر اپنی جان آپ کی خدمت کے لئے بچا لایا ہوں۔ ارشاد ہوا تو بھی تمہاری تجارت فائدہ مند رہی۔ سورہ بقرہ کی چند آیتیں اسی موقع پر نازل ہوئیں۔ مطلب ہے کہ لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لئے اپنی جانیں بیچ دیتے ہیں اور اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔

حضرت صہیبؓ تاجر تھے۔ حضورِ اکرم بھی تجارت فرماتے تھے۔ استیعاب میں ہے اس لئے حضرت صہیبؓ اس وقت سے آپؐ کو جانتے تھے جب آپؐ نے نبوت کا بھی نہیں فرمایا تھا۔ زندگی کے آخری دنوں میں وہ زمانہ یاد کر کے بہت خوش ہوتے اور اس تعلق پر فخر کرتے تھے۔

ستر برس کی عمر میں ۳۸ ہجری میں وہ انتقال ہوا۔ بقیع کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ حضرت صہیب ؓ ان دنوں بے حد ضعیف تھے۔ حضرت عمر نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازے کی نماز صہیب پڑھائیں اور جب تک شوریٰ کسی کو خلیفہ نہ بنا لے اس وقت تک یہی سب کو نماز پڑھائیں۔

اسد الغابہ میں ہے کہ تین دن تک یہ فضیلت انہیں حاصل رہی۔ ایک ایسا شخص امام اور امیر المومنین رہا جو نہ قریشی تھا نہ انصاری۔ رومی تھا اور وہ بھی غلام۔ رنگ، نسل، حسب و نسب کے بتوں کو اسلام نے اس طرح توڑا کہ یہ امتیازات بے معنی ہو کر رہ گئے۔ احترامِ آدمیت کا یہ معیار دوسری قوموں نے آج بھی حاصل نہیں کیا۔

ٹنڈر نوٹس

نمبر شمار	کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	میعاد کار ماہ
۱۔	خصوصی مرمت چھت زنانہ ارتھوپیڈک وارڈ و لیٹرین زنانہ آئی وارڈ اسٹور پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ/لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور	1,88,000/=	3760/=	2
۲۔	خصوصی مرمت متاثرہ حصے ای این ٹی اور آئی اپریشن تھیٹر پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سنٹر/لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور	1,89,000/=	3,780/=	4 1/2
۳۔	خصوصی مرمت ڈیمانسٹریشن روم، کمرہ ادویات ڈاکٹر روم اور مردانہ آئی وارڈ لیبارٹری پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ/لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور	3,48000/=	6,960/=	3

۱۔ زیر دستخطی کو بالا کام کے لئے گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

۲۔ تفصیلات کار زیر دستخطی کے دفتر سے ٹنڈر فارم کی تحریری طلبی پر بتائی جائیں گی۔

۳۔ مجوزہ ٹنڈر فارم پر ریٹ دئے جا سکتے ہیں جو کہ زیر دستخطی کے دفتر کی اکاؤنٹ سیکشن سے دستیاب ہیں۔

۴۔ درخواست کے ہمراہ انلیسٹمنٹ سارٹیفکیٹ۔ تجدیدی فیس رسید ۱۹۸۴ء - ۱۹۸۵ء کی تصدیق شدہ کاپی منسلک ہو۔

۵۔ ٹنڈر ۱۲ر فروری ۱۹۸۵ء تک وصول کئے جائیں گے۔ اور اسی دن ۱۲ بجے دوپہر کھولے جائیں گے۔

۶۔ زیر دستخطی کسی ایک یا تمام ٹنڈر کو منظور یا مسترد کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے۔

۷۔ زر ضمانت کی نقد صورت والے ٹنڈر قبول نہ ہوں گے۔

ڈین پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ
و ایڈمنسٹریٹر لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور

INF (P) 312